علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، ایم فل، پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اختلافی مشقوں کے لیے آپ ابھی اس نمبر پر رابطہ کریں

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

مضمون	:	بچے کی نشوونما
سطح	:	بی ایس سی/گریجویٹ
کوڈ	:	487
مشق	:	02
سمسٹر	:	بہار2025ء

سوال نمبر1۔ پیدائش سے سات برس تک سیکھے جانے والے اہم حرکی فنون تفصیل سے بیان کیجیے۔

جواب۔

ذاتی افادیت کے حامل فنون:

خودمختاری حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ بچہ ان تمام حرکی فنون کو سیکھ لے جن سے وہ اپنے تمام کام خود کر سکے اور اسے ہر کام کے لیے کسی بڑے کی مدد لینی نہ پڑے۔ ابتدائی سالوں میں مندرجہ ذیل فنون کو بچے کے لیے خودمختاری حاصل کرنے میں مفید سمجھا جاتا ہے۔

خود کھانا پینا:

بچے عموماً اپنی عمر کے پہلے سال میں ہی دودھ کی بوتل کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں بچے کے ہاتھ میں اگر 4 یا 5 ماہ کی عمر میں بھی کوئی چیز تھمائی جائے تو وہ پکڑنے کی کوشش کرے گا۔ 8'9 ماہ کے بچے کے منہ میں اگر بوتل ڈال کر ہاتھ میں تھمائی جائے تو وہ اسے پکڑ لیتا ہے۔ 10 ماہ کا بچہ چمچ کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے اور پیالے میں سے کھانے والی چیز کو لے کر منہ میں ڈالنے کی کوشش کرتا ہے اس مشق میں بچہ کچھ کھاتا کچھ گراتا ہے۔ بچے کی مدد کی جائے تو ڈیڑھ دو سال کا بچہ خود چمچ سے کھانے لگتا ہے اور تین سے چار سال کی عمر میں وہ مکمل طور پر خود سے کھانا کھانا سیکھ لیتا ہے۔

کپڑے تبدیل کرنا اور تیار ہونا:

کھانا کھانے کی بہ نسبت بچے یہ کام ذرا دیر سے شروع کرتے ہیں۔ شروع میں ایک آدھ کام سے آغاز کرتے ہیں اور اگر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے تو وہ تیزی سے دوسرے کاموں کو سیکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ عام طور پر تین سال کا بچہ جوتے اور موزے پہننے کی کوشش کرنا شروع کر دیتا ہے۔ پہلے وہ موزے میں ٹیڑھا پاؤں ڈالتا ہے اور پھر سیدھا کرنے میں کسی بڑے کی مدد لیتا ہے۔ اسی طرح جوتا پہن کر بکل یا تسمے بند کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ چار سال کا بچہ فراک یا قمیض پہننے کی کوشش کرتا ہے اور بٹن بند کروانے میں مدد لیتا ہے۔ چھ سال کا بچہ فراک یا قمیض پہننے کی کوشش کرتا ہے اور بٹن بند کروانے میں مدد لیتا ہے۔ چھ سال کا بچہ کافی حد تک خود سے کپڑے پہن کر تیار ہونا سیکھ لیتا ہے۔ بچوں کی حوصلہ افزائی کرنے کے لیے اگر اس عمر میں جب وہ خود کام کرنا سیکھ رہے ہوں تو ایسے کپڑے اور جوتے پہنائے جائیں جنہیں پہننا اور اتارنا نسبتاً آسان ہو تو وہ جلد اپنا کام خود کرنا سیکھ لیتے ہیں۔

منہ ہاتھ دھونا اور نہانا:

تین سال کا بچہ منہ ہاتھ دھونے کی کوشش شروع کر دیتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ نل اونچا ہونے یا سنک کی اونچائی زیادہ ہو تو بچے کو چوکی یا چھوٹا سٹول رکھ کر نل تک پہنچنے میں مدد دی جا سکتی ہے۔ چار سال کا بچہ تھوڑی بہت مدد سے خود نہا بھی سکتا ہے۔

کے گھر والے، سکول کے ساتھی اور محلے کے لوگ بھی مستفید ہوں۔ ایسے بے شمار فنون ہو سکتے ہیں جو کہ معاشرتی اعتبار سے قابل قبول ہوتے ہیں لیکن بچے ان میں سے ایسے فنون کو اپناتا اور مہارت حاصل کرتا ہے جو اس کے اپنے لیے بھی قابل قبول ہوں اور وہ ان کو اپنے لیے مفید سمجھتا ہو۔ ایسے چند فنون کا ذکر ہم یہاں کرتے ہیں جو بچے کو معاشرے میں قبولیت اور مقبولیت کے لیے مدد دے سکتے ہیں۔

گھر میں قبولیت والے فنون:

گھر میں والدین اور بزرگوں کی بچوں سے کچھ توقعات ہوتی ہیں۔ اگر بچے ان توقعات پر پورے اتریں تو انہیں پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے مثال کے طور پر ہر ماں کی خواہش ہوتی ہے بچے گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹائیں۔ اگر والد کی خواہش کے احترام میں بچے صفائی، جھاڑ پونچھ اور اشیاء کو قرینے سے رکھنے میں مدد کریں گے تو والدہ بہت خوش ہوں گی اور بچے بھی اس قسم کے کاموں کو کر کے راحت محسوس کریں گے۔

سکول میں قبولیت والے فنون:

سکول میں اساتذہ کی ایک بڑی پریشانی کلاس میں نظم و ضبط قائم رکھنا ہو سکتی ہے اگر کوئی طالب علم نہ صرف خود نظم و ضبط کا پابند ہو بلکہ استاد کو نظم و ضبط رکھنے

03345504551 Download Free Assignment Solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

میں مدد تو یقیناً استاد اس سے خوش ہوں گے۔

محلے میں مقبولیت والے فنون:

بچے کو جس طرح گھر اور سکول میں دوسروں کے لیے اچھا بننے کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح محلے کے لوگوں اور ساتھیوں میں مقبول ہونے کی خواہش بھی ہوتی ہے اور یہ خواہش مختلف کام کر کے پوری ہوتی ہے۔ مثلاً محلے کے بچوں کے ساتھ مل کر کھیلنا، آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرنا اور بزرگوں کے ساتھ مل کر محلے کی صفائی کا خیال رکھنا وغیرہ۔

سوال نمبر 2۔ بچوں کی معاشرتی اور ذہنی ترقی میں قوت گویائی کی اہمیت واضح کریں۔

جواب۔

اس حقیقت کے باوجود کہ قوت گویائی کی نشوونما کا طریق کار مخصوص ہوتا ہے، اس طریق کار پر ہر بچہ الگ رفتار سے عمل کرتا ہے۔ اس کے علاوہ بچوں کے ذخیرہ الفاظ کی مقدار اور معیار بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ بچوں کی الفاظ کی صحیح تلفظ کے ساتھ ادائیگی اور گرامر کے صحیح استعمال کی صلاحیت بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ گویائی کی صلاحیت میں انفرادی فرق کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں:

صحت

صحت مند بچے گویائی کی صلاحیت بیمار بچوں کی نسبت جلدی حاصل کر لیتے ہیں کیونکہ صحت مند بچے جلد از جلد معاشرے کا رکن بننا چاہتے ہیں۔ اور جسمانی طو ر پر اس قابل ہوتے ہیں کہ ہر بات کو جلد سمجھ سکیں۔

ذہانت

اعلیٰ ذہانتی نسبت (I.Q) رکھنے والے بچے بولنا جلد سیکھ جاتے ہیں ایسے بچوں کو زبان پر کم تر ذہانتی نسبت رکھنے والے بچوں کی نسبت زیادہ عبور ہوتا ہے۔

معاشی و معاشرتی حیثیت

برتر معاشی و معاشرتی طبقے سے تعلق رکھنے والے بچے بولنا سیکھ جاتے ہیں۔ وہ اپنی بات بہتر طور پر سمجھا سکتے ہیں۔ ایسے بچے کم تر معاشی معاشرتی طبقے سے تعلق رکھنے والے بچوں کی نسبت زیادہ باتیں کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بہتر معاشی و معاشرتی طبقے سے تعلق رکھنے والے بچوں کے والدین ان کی زیادہ حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں ایسے بچوں کو زیادہ نگرانی اور تربیت میسر ہوتی ہے۔ مثلاً درمیانے طبقے میں تعلیم کا تناسب زیادہ ہوتا ہے اس طبقے سے تعلق رکھنے والے ماں باپ اپنے بچوں کی تربیت اور نگرانی شعوری طور پر کرتے ہیں۔ ان کے بچے صاف ستھری اور درست زبان بولنا سیکھتے ہیں۔ جب کہ نچلے طبقے سے تعلق رکھنیوالے بچوں کو زیادہ تر ماں باپ کی نہ رہنمائی میسر آتی ہے اور نہ ہی ان کے والدین ان کے لیے اچھے ماڈل ثابت ہوتے ہیں۔ والدین دن بھر روزگار کی تلاش میں گھر سے باہر رہتے ہیں۔ اور بچے گلیوں میں کھیلتے رہتے ہیں۔ وہیں پر وہ جس قسم کی زبان چاہیں استعمال کرتے ہیں۔ اور سیکھتے ہیں۔

صنف

مشاہدوں کے مطابق لڑکیاں عموماً لڑکوں کی نسبت جلدی بولنا سیکھ جاتی ہیں۔ تقریباً ہر عمر کے بچوں میں لڑکے لڑکیوں کی نسبت چھوٹے جملے بولتے ہیں۔ ان کی گرامر لڑکیوں کی نسبت بہتر ہوتی ہے۔ لڑکیوں کا ذخیرہ الفاظ زیادہ ہوتا ہے اور ان کا تلفظ لڑکوں کی نسبت بہتر ہوتا ہے۔

گفتگو کی خواہش

بچے میں دوسروں سے بات چیت کی خواہش جتنی زیادہ ہوگی اتنی جلدی ہی بچہ بولنا سیکھے گا۔ ایسی صورت میں بچہ قوت گویائی کے حصول کے لیے زیادہ کوشش کرتا ہے۔ جن بچوں کو محبت اور توجہ ملتی ہے وہ دوسرے لوگوں لے لیے محبت کے جذبے کے ساتھ بڑے ہوتے ہیں۔ وہ انسانوں کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اور معاشرے کے ہر عمل میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کی یہ خواہش زبان سیکھنے میں ان کے لیے تحریک کا کام کرتی ہے۔ اس کے برعکس ان چاہنے یا نظر انداز کیے جانے والے بچے جن کی پرورش سختی سے یا لاپرواہی سے کی جاتی ہے ان کے دل میں دوسرے انسانوں کے لیے محبت کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ ان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ان سے دور رہیں تا کہ انہیں ان سے کوئی تکلیف نہ پہنچے وہ کسی سے زیادہ بات نہیں کرنا چاہتے چنانچہ زبان سیکھنے کی ان کی کوئی خواہش نہیں ہوتی۔

ترغیب

گویائی کے سیکھنے کے لیے بچے کو جتنی زیادہ ترغیب ملے گی اتنی جلدی بچہ بولنا سیکھ جائے گا اگر بچے کے ساتھ بڑے باتیں کریں اور اسے جواب دینے کی ترغیب دیں تو وہ جلدی بولنا سیکھ جائے گا ایسی صورت میں زبان میں مہارت بھی زیادہ ہوتی ہے۔

خاندان کا سائز

اکلوتا بچہ اور چھوٹے خاندان سے تعلق رکھنے والے بچے جلدی بولنا سیکھ جاتے ہیں۔ کیونکہ انہیں ان کے ماں باپ کی توجہ زیادہ ملتی ہے۔

پیدائشی مرتبہ

پہلے بچے کی گویائی کی صلاحیت بعد میں پیدا ہونے والے بچوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ یہ فرق ہمیشہ رہتا ہے والدین پہلے بچے کو ہر چیز سکھانے کے لیے زیادہ

0334-5504551
Download Free Assignments from
solvedassignmentsaiou.com

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس، گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

وقت اور توجہ دیتے ہیں جو وہ بعد میں پیدا ہونے والے بچوں کو نہیں دے سکتے۔

انداز تربیت

حاکمانہ انداز تربیت جس مین والدین کا رویہ بچے کے ساتھ سخت ہوتا ہے۔اور وہ بچے کی کسی بھی بات کو اہمیت نہیں دیتے کچھ بھی سیکھنے کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہوتا ہے جبکہ نرم اور جمہوری انداز تربیت نئی چیزوں کے سیکھنے میں بچے کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

کثیر پیدائش

اگر بچوں کی پیدائش میں فرق بہت تھوڑا ہو تو ایسے بچے بولنا دیر سے سیکھتے ہیں۔کیونکہ اوپر تلے کے بچے جو ٹوٹی پھوٹی گفتگو ایک دوسرے کے ساتھ کرتے ہیں وہ سمجھ بھی لیتے ہیں لیکن ان کی گفتگو دوسروں کو سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

ہم عمر بچوں کے ساتھ روابط

بچو کو اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ روابط کا جتنا زیادہ موقع ملے گا گویائی میں مہارت حاصل کرنے کی تحریک اتنی ہی زیادہ ہوگی کیونکہ وہ جلد از جلد دوسرے بچوں کے ساتھ دوستی قائم کرنا چاہیں گے۔

شخصیت

بہتر طور پر ہم آہنگ بچے قوت گویائی اور زبان پر زیادہ عبور رکھتے ہیں۔درحقیقت بچے کی گفتگو کی صلاحیت اس کی ذہنی صحت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

سوال نمبر 3 انسانی زندگی میں جذبات کی اہمیت کو واضح کیجیے۔

جواب۔

1۔ تحقیقات سے اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ مثبت اور منفی دونوں اقسام کے جذبات انسان کے لیے اہم ہیں کیونکہ اگر جذبات کے اظہار کے مناسب طریقے اختیار کیے جائیں تو یہ انسان کو اس کے ماحول کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے ، اپنی شخصیت کو نکھارنے اور معاشرتی نشوونما میں مدد دیتے ہیں۔جذبات کا موقع اور مناسب اظہار نہ صرف انسان کو معاشرتی طور پر ایک پسندیدہ شخصیت بناتا ہے بلکہ اسے اپنے ماحول کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے میں بھی مدد دیتا ہے۔اس سلسلےمیں مثبت اور منفی دونوں قسم کے جذبات کے مناسب اظہار کی ضرورت ہے۔اگر ہم اپنے جذبات کے اظہار کے لیے ایسے طریقے اختیار کریں جو معاشرتی طور پر قابل قبول ہوں تو یہ ہماری جذباتی پختگی کی نشاندہی کرتے ہیں مثلاً کسی غم کے موقع پر اگر غم نہ بھی محسوس کریں تو بھی ہم خوشی کے جذبات کا اظہار نہیں کرتے ۔اسی طرح ہم خود پریشان بھی ہوں تو دوسروں کی خوشی کی خاطر اپنے جذبات کا اظہار نہیں کرتے ۔چھوٹے بچے کسی بھی جگہ رو کر یا ہنس کر اپنے جذبات کا اظہار نہیں کرتے۔

2۔ جذباتی نشوونما اور جسمانی صحت کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ماہرین نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ انسان کی صحت پر اس کے جذبات اثر انداز ہوتے ہیں او رانسانی جذبات پر صحت کا اثر پڑتا ہے مثلاً لمبے عرصے کی پریشانی سے انسانی صحت تباہ ہو جاتی ہے جیسے کے معدہ کے السر کے اسباب میں سے ایک سبب مستقل ذہنی پریشانی بھی ہوسکتی ہے۔جذباتی طور پر غیر محفوظ بچے جسمانی طور پر بھی کمزور ہوتے ہیں۔

3۔ جذبات بچوں کی زندگی میں خوشی اور دلچسپی پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں حتی کہ خوف اور غصے جیسے جذبات بھی بچے کی زندگی میں خوشی اور تنوع پیدا کرتے ہیں اور اگر ان کے اثرات دیرپا نہ ہوں تو یہ بچے کے لیے خوشی اور فائدے کا باعث بن سکتے ہیں مثلاً جب بچہ کسی بات پر اپنے غصے کا اظہار کرتا ہے تو اس کے بعد وہ جذباتی اور جسمانی طور پر مطمئن ہو جاتا ہے۔اسی طرح تھوڑا خوف بچوں میں احتیاط پیدا کرتا ہے اور بچہ غیر ضروری طور پر اپنے آپ کو خطرات میں نہیں ڈالتا۔خوشی جیسے جذبات مثبت ہوتے ہیں کیونکہ یہ جذباتی تناؤ کو ختم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

4۔ جذبات جسم کو عمل کے لیے تیار کرتے ہیں جذباتیت کی حالت میں دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے،تھکاوٹ (Fatigue) کا احساس ختم ہو جاتا ہے نظام انہضام کام کرنا بند کر دیتا ہے،جگر (Liver) شکر خون میں شامل کرنے لگتا ہے تھائی رائیڈ گلینڈ سے تھائی راکسین (Thyroxin) اور ایڈرنل گلینڈ ایڈرنلین خون میں شامل کرنے لگتے ہیں اور اس طرح جسم عمل کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

5۔ جذباتی تناؤ حرکی مہارتوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔جذباتیت کی حالت میں جب جسم عمل کے لیے تیار ہوتا ہے تو طاقت،توانائی اور برداشت بڑھ جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ بچے کی حرکات میں خلل آجاتا ہے اور اس کی جسمانی حرکات بھدی اور بے ڈھنگی ہو جاتی ہیں۔بعض اوقات بچوں کی قوت گویائی بھی شدت جذبات میں متاثر ہوتی ہے۔مثلاً بچہ ہکلانے لگ جاتا ہے جبکہ عموماً وہ صاف بولتا ہے۔

6۔ جذبات کے ذریعے سے اپنے محسوسات کا اظہار کیا جاسکتا ہے۔ بچے اپنے جذبات کا اظہار جسمانی حرکات اور چہرے کے تاثرات سے کرتے ہیں۔بچے کے چہرے سے اس کی خوشی یا پریشانی کا فوراً اندازہ ہو جاتا ہے۔چھوٹے بچے جو گفتگو کے ذریعے اپنے جذبات کا اظہار نہیں کر سکتے وہ جذبات کے جسمانی اظہار سے اپنے محسوسات دوسروں تک پہنچاتے ہیں۔

7۔ جذبات ذہنی کارکردگی پر بھی اثر انداز ہو سکتے ہیں مثلاً سیکھنے کا عمل، منطقی سوچ اور سوچنے کا عمل اور اسی طرح دوسرے ذہنی افعال ناخوشگوار جذبات کی وجہ

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی کی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی امتحانی مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

03345504551 Download Free Assignments from Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام بی اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی ایف اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

سے متاثر ہوسکتے ہیں۔اگر کوئی بچہ مسلسل مایوسی، پریشانی اور حسد وغیرہ میں مبتلا رہے تو اس کے کھیل کے علاوہ پڑھائی بھی متاثر ہوتی ہے۔

8۔ جذبات انسان کی ذاتی اور معاشرتی قدر و قیمت مقرر کرتے ہیں لوگ بچوں کی قدر و قیمت اور اہمیت کا اندازہ ان کے جذبات اور جذبات کے اظہار کے ذریعے سے لگاتے ہیں۔دوسرے لوگوں کی رائے انسان کو اس کی ذاتی قدر قیمت مقرر کرنے میں مدد ملتی ہیں مثلاً اگر ایک چھوٹا ہر وقت خوشگوار جذبات کا اظہار کرتا ہے تو اس کے اردگرد کے لوگ اس کے بارے میں اچھی رائے رکھیں گے اور وہ بھی اپنی ذاتی قدر و قیمت محسوس کرے گا لیکن اگر کوئی بچہ اپنے منفی جذبات کا اظہار ہر وقت کرتا رہتا ہے۔یعنی وہ دوسرے بچوں کے ساتھ لڑتا جھگڑتا رہتا ہے تو دوسرے بچے اس کے بارے میں اچھی رائے نہیں رکھیں گے اور اسے پسند نہیں کریں گے اس طرح وہ بچہ خود بھی اپنے بارے میں منفی احساسات رکھے گا۔

9۔ جذبات زندگی کی طرف بچے کے رویے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔بچہ اپنی حیثیت اور اہمیت کا اندازہ حقیقتاً دوسرے لوگوں کے لیے اپنے جذبات سے ہی لگاتا ہے۔کیا وہ دوسرے لوگوں کے درمیان خوش اور مطمئن رہتا ہے۔اگر بچہ شرمیلا ہے اور دوسرے لوگوں کے ساتھ گھل مل نہیں سکتا تو وہ معاشرتی مطابقت حاصل نہیں کر سکتا اور وہ معاشرتی مسائل کا شکار ہو جاتا ہے۔ایسے لوگ محدود معاشرتی تعلقات سے لطف اندوز ہوسکتے ہیں اور اپنے آپ کو لوگوں سے الگ تھلگ رکھتے ہیں وہ اپنے منفی اور مثبت جذبات کو اپنے تک محدود رکھتے ہیں اور مناسب طور پر جذبات کا اظہار کرنا نہیں سیکھ سکتے ۔ایسے بچے عام طور پر زندگی سے ناخوش رہتے ہیں۔اس کے برعکس جو بچے دوسرے لوگوں کے ساتھ کھل مل کر رہنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں وہ اپنے جذبات اور احساسات کے دوسرے لوگوں کے ساتھ بانٹنا بھی سیکھ لیتے ہیں۔

10۔ مخصوص قسم کے جذبات کا اظہار رفتہ رفتہ انسان کی عادت میں بدل جاتا ہے۔مخصوص قسم کے اظہار سے بچے کی مرضی کے نتائج پیدا ہوں تو بچہ بار بار اس ذریعہ اظہار سے اپنی مرضی کے نتائج حاصل کرنا چاہے گا اور رفتہ رفتہ یہ عمل اس کی عادت میں تبدیل ہو جائے گا مثلاً جب بچہ ضد کرے اور اس کی بات مان لی جائے تو وہ بار بار اسی طریقے سے اپنی ناراضگی کا اظہار کرے گا اور اپنے اردگرد کے لوگوں سے اپنی بات منوالے گا جیسے جیسے بچہ بڑا ہوتا جائے گا یہ ضد اس کی عادت بنتی جائے گی۔

11۔ جذبات چہرے پر اپنے اثرات چھوڑتے ہیں خوشگوار جذبات چہرے پر خوشگوار تاثرات پیدا کرتے ہیں،ایک تجسس رکھنے والا بچہ چہرے سے ہی ہوشیار لگتا تھا جب کہ ناخوشگوار جذبات چہرے کو بگاڑ دیتے ہیں۔

12۔ جذبات نفسیاتی ماحول پر اثر انداز ہوتے ہیں بے شک بچہ گھر میں ہو،سکول میں ہو یا پھر اپنے دوستوں کے ساتھ غصے کا اظہار کرتا ہے۔تو اس کے والدین،بہن بھائی اور دوست سب پریشان ہو جاتے ہیں اور ان کے دل میں اس کے لیے خفگی پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے بچہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اس سے کوئی محبت نہیں کرتا اور کسی کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔

سوال نمبر 4 ذہانت سے کیا مراد ہے؟ بچوں کے ذہنی مدارج تفصیل سے بیان کریں۔

جواب۔

ذہانت ایک پیچیدہ تصور ہے جس کا تعلق عقل، سمجھداری، تفکر، اور سیکھنے کی صلاحیت سے ہے۔یہ انسانی قابلیت کا ایک ایسا حصہ ہے جو فرد کی زندگی میں کامیابی حاصل کرنے،مسائل حل کرنے، نئے خیالات پیدا کرنے، اور سماجی تعلقات کو منظّم کرنے میں مدد دیتا ہے۔ذہانت کا جامع تصور مختلف عوامل پر مشتمل ہوتا ہے، جن میں منطقی تفکر، تخلیقی صلاحیت، جذباتی ذہانت، اور عملی ذہانت شامل ہیں۔ان سب عوامل کا مجموعہ انسانی ذہانت کی پیچیدگی کو واضح کرتا ہے۔ایک قدیم نظریہ کے مطابق، ذہانت کو ایک ہی عنصر کے طور پر دیکھا جاتا ہے جسے عام ذہانت یا "g" کہا جاتا ہے۔یہ نظریہ جسے چارلس سپیرمین نے پیش کیا، یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ہر انسان کی عقل کی مختلف صلاحیتیں ایک بنیادی صلاحیت کے گرد گھومتی ہیں۔اگرچہ یہ نظریہ سادہ لگتا ہے، لیکن اس میں نفسیاتی تحقیقات کے ذریعے بہت سی گہرائیوں کا انکشاف ہوا ہے۔

لیو ویگوٹ ski کا نظریہ،

لیو ویگوٹ ski کا نظریہ، جو سوشیو-ثقافتی نقطہ نظر پر مبنی ہے، اس بات پر زور دیتا ہے کہ ذہانت سماجی تعاملات اور ثقافتی پس منظر کی بنیاد پر بھی ترقی پذیر ہوتی ہے۔ویگوٹ ski کے مطابق، فرد کی ذہانت کو اس کے متاثرہ ماحول اور ثقافت کے تناظر میں سمجھنا چاہیے، جس سے سماجی سیکھنے کے نظریات کو تقویت ملتی ہے۔

ہیری گول مین کا نظریہ ذہانت۔

ہیری گول مین کی جذباتی ذہانت کا تصور بھی اہمیت رکھتا ہے، جس میں یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ فرد اپنی اور دوسروں کی جذبات کو سمجھنے، ان کا انتظام کرنے، اور ان کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کی صلاحیت کس طرح رکھتا ہے۔یہ نظریہ یہ بتاتا ہے کہ انسانی رشتوں کی کامیابی میں جذباتی ذہانت کی اہمیت ہے، جو روایتی عقلی ذہانت سے جدا ہے۔

اسٹرینز کی ذہانت کا نظریہ

اسٹرینز کی ذہانت کا نظریہ بھی انفرادی صلاحیتوں کی ایک مختلف تفہیم فراہم کرتا ہے۔اس کے مطابق، انسان کی ذہانت مختلف اقسام کی ہوسکتی ہے جیسے کہ عملی،

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

تخلیقی ،اور تحلیلی۔اس طرح، ہر فرد کی ذہانت اس کی مختلف صلاحیتوں کے مجموعے سے تشکیل پاتی ہے جو مختلف صورتوں میں ان کی مدد کرتی ہے۔

ایلوگینس کا نظریہ ذہانت۔

ایلوگینس نے یہ تجویز پیش کی کہ ذہانت کا ایک اور اہم پہلو تخلیقیت ہے۔اس کے مطابق تخلیقی ذہانت نئی اور منفرد خیالات پیدا کرنے کی صلاحیت ہے، جو مسائل کے حل میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔اس انداز میں ذہانت کو صرف نتائج پیدا کرنے کے عمل کے طور پر نہیں بلکہ نئے نظریات کی تشکیل کے عمل کے طور پر بھی دیکھا جاتا ہے۔

جیلی کا نظریہ ذہانت۔

جیلی سے دیگر مفکروں نے بھی ذہانت کے مختلف پہلوؤں پر توجہ دی۔انہوں نے یہ واضح کیا کہ ذہانت صرف انفرادی کامیابی کے لیے نہیں بلکہ مجموعی سماجی ترقی کے لیے بھی اہم ہے۔اس نظریے کے تحت، ذہانت کو ایک مشترکہ قوی کے طور پر بھی سمجھا جاسکتا ہے جو معاشرتی، ثقافتی، اور اقتصادی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

سرور کا نظریہ ذہانت۔

سرور نے نظریہ کارکردگی کی جانب توجہ دی، جہاں ذہانت کو انفرادی کام کی کارکردگی کی بنیاد پر پرکھا گیا۔اس نظریے کے مطابق، ایک فرد کی کامیابی ان کی ذہانت کے مترادف نہیں ہے، بلکہ یہ ان کی کارکردگی، مہارتوں، اور تجربات کے مجموعے کا نتیجہ ہے۔یہ نظریہ ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ ذہانت کی عملی مظاہرہ کیسے ہوتا ہے۔بہت سے ماہرین نے یہ ذکر کیا ہے کہ ذہانت کو محض تعلیمی کارکردگی کے لحاظ سے نہیں پرکھا جانا چاہیے۔ایک انسان کی عملی زندگی میں، سماجی مہارتیں، ان کے تجربات، اور ان کی منفرد سوچ بھی ذہانت کے مظاہرہ کے طور پر سمجھی جانی چاہیے۔اس نقطہ نظر سے، ہر شخص کی اپنی الگ نوعیت کی ذہانت ہوتی ہے۔

مسائل حل کرنے کی صلاحیت بھی ذہانت کا ایک اہم پہلو ہے۔مختلف ماہرین نے اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ کیسے مختلف افراد مختلف شکلوں میں مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں۔بعض افراد منطقی طریقوں سے سوچتے ہیں، جبکہ دوسروں کی تخلیقی قوتیں ان کے لیے نئے حل تلاش کرنے میں مدد کرتی ہیں۔یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ذہانت صرف وراثتی عوامل تک محدود نہیں ہے۔سیکھنے، تجربات اور سماجی ماحول بھی فرد کی ذہانت کو تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔تحقیق نے یہ ثابت کیا ہے کہ ذہنی کیفیات میں بہتری لانے کے لیے مشق اور تجربات کا استعمال انسان کی صلاحیتوں کو بڑھا سکتا ہے۔ایسے افراد جو مشکل حالات کا سامنا کرتے ہیں، ان میں بھی ذہانت کی خصوصیات نمایاں ہوتی ہیں۔ان کی کامیابی کا انحصار ان کی فیصلہ سازی کے عمل، خوداعتمادی، اور عزم پر ہوتا ہے۔لہٰذا، جہاں تعلیمی کامیابی ذہانت کا ایک پہلو ہے، وہیں زندگی کے چیلنجز کا سامنا کرنا بھی اس کا ایک اہم حصہ ہے۔

ماہرین نے ذہانت کی مختلف اقسام کے سلسلے میں ایک دوسرے کے مددگار اصولوں کی بنیاد پر تدابیر فراہم کی ہیں۔مختلف اقسام کی ذہانت، جیسے کہ ریاضی، زبانی، موسیقی، اور جسمانی ذہانت، اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ وہ خود اپنی طرح کے بنیادی اصولوں کی تشکیل کرتی ہیں۔

یہ کہنا ضروری ہے کہ ذہانت کا مطالعہ ایک پیچیدہ عمل ہے، جس میں مختلف نظریات اپنی جگہ اہمیت رکھتے ہیں۔مختلف ماہرین کی تشریحات اور نظریات اپنی اپنی جگہ درست ہو سکتے ہیں، لیکن ذہانت کی مکمل تصویر صرف ایک نظریے سے مکمل نہیں کی جاسکتی۔انسانی ذہانت کی کئی جہتیں ہیں، جو مختلف حالات میں مختلف طریقے سے ظاہر ہوتی ہیں۔ان نظریات کے مجموعے کی وجہ سے ہم انسانی ذہانت کو بہتر طور پر سمجھنے کے قابل ہو سکتے ہیں اور مختلف تجربات کا جائزہ لے سکتے ہیں۔وقت کے ساتھ ساتھ، ذہانت کی از سر نو تعریف اور اس کے مختلف پہلوؤں کی تفہیم میں تبدیلی آئی ہے۔آج کے دور میں، ذہانت کو صرف تعلیمی کامیابی کو نہیں بلکہ مختلف سماجی اور ثقافتی پس منظروں میں بھی دیکھا جاتا ہے۔اس نئے نقطہ نظر سے، ہمیں ہر فرد کی منفرد صلاحیتوں کی قدر سمجھ میں آتی ہے۔خلاصہ یہ ہے کہ ذہانت ایک ہمہ جہت صلاحیت ہے جو مختلف شکلوں میں موجود ہوتی ہے۔مختلف ماہرین کے نظریات ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتی ہے کہ ذہانت محض ایک قابلیت نہیں بلکہ ایک پیچیدہ نظام ہے جو انسانی تجربات، سماجی تعلقات، اور ثقافتی عوامل کی بنیاد پر تشکیل پاتا ہے۔اس علم کی روشنی میں، ہمیں اپنی روزمرہ کی زندگی میں ذاتی اور سماجی ترقی کے لیے ذہانت کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔اس طرح، ذہانت صرف مسائل کے حل کرنے کی صلاحیت نہیں بلکہ ایک مکمل تجربہ ہے جو انسانی زندگی کو بھرپور بناتا ہے۔

سوال نمبر 5-معاشرتی نشوونما میں بچوں کی باہمی دوستی اور کھیل کی اہمیت کو واضح کیجیے۔

جواب

روز اول سے انسانی جذبات کا مطالعہ ماہرین نفسیات اور فلسفیوں کی دل چسپی کا محور رہا ہے آجکل بچوں کی ابتدائی نشوونما کے حوالے سے ان کے معاشرتی تعلقات اور ان کے جذبات کی اہمیت کافی دل چسپی کا باعث بن رہی ہے۔انسانی شخصیت کو اس کی ذہانت، وقوف، معاشرتی اور جذباتی پہلوؤں میں بانٹ لیتے ہیں جبکہ درحقیقت انسانی شخصیت کے یہ تمام پہلوؤں کا ایک دوسرے سے منسلک اور ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں۔ ہمارے لئے ایک شیر خوار بچے کے کسی دوسرے شخص کے ساتھ لگاؤ اور پھر اس سے الگ کیے جانے پر اس کی پریشانی کو بچے کی وقوفی استعداد کو سمجھے بغیر سمجھنا مشکل ہے۔یعنی جب تک بچہ کسی کو پہچانتا ہوا اور

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، بی ایس، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی اسائمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی اسائمنٹس کے لیے آرڈر کے نمبر پر رابطہ کریں

03345504551 Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائنمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

اسے اس بات کی سمجھ نہیں ہوکہ ہر شخص اس کی ضروریات پوری کرنے اور اس کے تحفظ کا ذمہ دار ہے وہ اس شخص سے الگ ہونے پر پریشان نہیں ہوسکتا۔اس طرح ایک بچے کی وقوفی صلاحیت اس کی معاشرتی اور جذباتی نشوونما سے الگ پروان نہیں چڑھ سکتی۔ جو لوگ بچوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں ماہرین نفسیات بچوں کی پرورش کے ذمہ دار افراد کی لئے بچوں کے ردعمل کو بہت اہم خیال کرتے ہیں مثلاً ان کے ماں باپ ،بہن بھائی اور دیکھ بھال کرنے والے دوسرے لوگ اسی طرح بہت سے ماہرین بچوں کے رویئے کی نشوونما میں خوشی اور تکلیف کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔

معاشرتی اور جذباتی نشوونما: فرائڈ جسمانی امراض کا ڈاکٹر تھا اس نے اپنی زندگی کا پیشتر حصہ ویانا، آسٹریا میں گزارا۔1880ء کی دہائی میں فرانس میں کام کرنے کے دوران مختلف تجزیات کے نتیجے میں اسے انسانوں کے جذباتی مسائل کے سلسلے میں دل چسپی پیدا ہوگئی۔فرائڈ کے نظریے کے مطابق شخصیت کی تعمیر اور جذباتی رویوں پر انسان کی ابتدائی زندگی کے تجربات کا بہت گہرا اثر ہوتا ہے۔اس کے مفروضے کے مطابق بچہ کچھ جسمانی مسئلوں کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ اور ان کی تسکین چاہتا ہے ۔اس کے مطابق شیر خوار بچے کی زندگی میں دودھ پینے کا عمل سب سے زیادہ تسکین کا باعث ہوتا ہے۔فرائڈ کے مطابق جذباتی نشوونما کا اگلا مرحلہ And Stage ہے جو ضروری بیت الخلاء سے متعلق افعال وعادات بہت زیادہ اہمیت اختیار کرلیتی ہیں اس کے باوجود فرائڈ اس نظریے کے حق میں بہت کم سائنسی شواہد موجود ہیں۔

☆ ایرک ایرکس کا نظریہ نفسیاتی معاشرتی نظریے کے نام سے جانا جاتا ہے۔ایرکس کا معاشرتی ونفسیاتی نظریہ پیدائش سے لیکر بڑھاپے تک کے تمام ادوار کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

☆ سی ارز، میسکوبی، اور لیون نے شیر خوار بچے کی جذباتی نشوونما ماں کے کردار کو بہت اہمیت دی ہے۔ کیونکہ بچہ نہ صرف غذا اور تسلی کیلئے ماں کی طرف رجوع طرف رجوع کرتا ہے بلکہ وہ اور بہت سی باتوں کیلئے بھی ماں پر بھی انحصار کرتا ہے۔ماں اور بچے کے تعلق کا اندازہ اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ ماں اور بچے کے درمیان کتنے خوشگوار تعلقات ہیں کیونکہ بعض مائیں گھریلو مصروفیات اور سماجی مصروفیات کی وجہ سے بچوں کے ساتھ زیادہ وقت نہ گزارنے کی وجہ سے تعلقات مثبت، جذباتی، خوشگوار ہوں گے تو بچہ جذباتی طور پر ایک پُرمسرت اور مثبت بنیادی لاما لک ہوگا۔الغرض یہ کہ جب تک نشوونما کے مختلف پہلوؤں کا باہم تعلق نہ ہوگا تو بچے کی شخصیت متاثر ہوگی اور اساتذہ کی زیادہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچے کی تمام نشوونما پر نظر رکھیں اور اسے پوری توجہ دیں تاکہ اس کی شخصیت اس کے لئے اور معاشرے کیلئے سودمند ثابت ہو۔

جذبات کی اہمیت:

ا۔ مثبت اور منفی دونوں اقسام کے جذبات انسان کیلئے بہت اہم ہیں کیونکہ اگر جذبات کے اظہار کے مناسب طریقے اختیار کئے جائیں تو یہ انسان کو اس کے ماحول کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے ، اپنی شخصیت کو نکھارنے اور معاشرتی نشوونما میں مدد دیتے ہیں۔ جذبات کا باموقع اور مناسب اظہار نہ صرف انسان کو معاشرتی طور پر ایک پسندیدہ شخصیت بناتا ہے بلکہ اسے ماحول کے ساتھ مطابقت پیدا کرنے میں بھی مدد دیتا ہے۔ مثلاً کسی غم کے موقع پر اگر غم نہ بھی محسوس کریں تو بھی ہم خوشی کے جذبات کا اظہار نہیں کرتے اسی طرح ہم خود پریشان بھی ہوں تو دوسروں کی خوشی کی خاطر اپنے جذبات کا اظہار نہیں کرتے۔جذبات کے اظہار کے باموقع اور نا قابل قبول طریقے ہی انسان کی معاشرتی نشوونما کرتے ہیں

۲۔ جذباتی نشوونما اور جسمانی صحت کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ ماہرین نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ انسان کی صحت پر اس کے جذبات اثر انداز ہوتے ہیں اور انسانی جذبات پر صحت کا اثر پڑتا ہے مثلاً لمبے عرصے کی پریشانی سے انسانی صحت تباہ ہوجاتی ہے جیسے کہ معدہ کا کے اسباب میں ایک سبب مستقل ذہنی پریشانی بھی ہوسکتی ہے۔جذباتی طور پر غیر محفوظ بچے جسمانی طور پر کمزور ہوتے ہیں اسی طرح سے بیماری کے دوران میں انسان زود رنج ہوجاتا ہے اور ذرا سی بات کو شدت سے محسوس کرنے لگتا ہے۔

۳۔ جذبات بچوں کی زندگی میں خوشی اور دل چسپی پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں حتیٰ کہ خوف اور غصے جیسے جذبات بھی بچے کی زندگی میں خوشی اور تنوع پیدا کرتے ہیں اور اگران کے اثرات دیرینہ ہوتو ہر بچے کی خوشی اور فائدے کا باعث بن سکتے ہیں۔مثلاً جب کسی بات ہر غصے کا اظہار کرتا ہے تو اسکے بعد وہ جذباتی اور جسمانی طور پر مطمئن ہوجاتا ہے۔اسی طرح خوف سے بھی بچے اپنے آپ کو خطرے میں نہیں ڈالتے۔

۴۔ جذبات جسم کو عمل کیلئے تیار کرتے ہیں۔جذباتیت کی حالت میں دل کی دھڑکن تیز ہوجاتی ہے تھکاوٹ کا احساس ختم ہوجاتا ہے۔نظام انہضام کام کرنا بند کردیتا ہے۔جگر شکر خون میں شامل کرنے لگتا ہے تھائی رائیڈ گلینڈ سے تھائی راکسین اور ریڈرنل گلینڈ خون میں شامل کرنے لگتے ہیں اور اس طرح جسم عمل کرنے کیلئے تیار ہوجاتا ہے۔

۵۔ جذباتی تناؤ حرکی مہارتوں پر اثر انداز ہوتا ہے جذباتیت کی حالت میں جب جسم عمل کیلئے تیار ہوتا ہے تو طاقت، توانائی اور برداشت بڑھ جاتی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ بچے کی حرکات میں خلل آجاتا ہے اور اس کی جسمانی حرکات بعدی ہوجاتی ہیں۔بعض اوقات بچوں کی قوت گویائی بھی شدت جذباتی کی وجہ سے متاثر ہوتی ہے مثلاً ہکلانے لگتا ہے۔

۶۔ جذبات ذہنی کارکردگی پر بھی اثر انداز ہوسکتے ہیں مثلاً سیکھنے کا عمل منطقی سوچ اور سوچنے کا عمل اور اسی طرح دوسرے ذہنی افعال ناخوشگوار جذبات کی وجہ سے

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

میٹرک سے لیکر ایم اے، ایم ایس سی، ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کیلئے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک، ایف اے، آئی کام، بی اے، بی کام، بی ایڈ، ایم اے، ایم ایڈ، ایم ایس سی، پی ایچ ڈی، ایف اے اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے آئیڈی کے نمبر پر رابطہ کریں

Download Free Assignments from solvedassignmentsaiou.com 03345504551

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کی تمام کلاسز کی حل شدہ اسائمنٹس ،گیس پیپرز فری میں ہماری ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور آن لائن ایل ایم ایس کی مشقیں دستیاب ہیں۔

متاثر ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی بچہ مسلسل مایوسی، پریشانی وغیرہ میں مبتلا رہے تو اس کے کھیل کے علاوہ پڑھائی بھی متاثر ہوتی ہے۔

۷۔ جذبات چہرے پر اپنے اثرات چھوڑتے ہیں۔ خوشگوار جذبات چہرے پر خوشگوار تاثرات پیدا کرتے ہیں ایک تجسس رکھنے والا بچہ چہرے سے ہی ہوشیار لگتا ہے جبکہ ناخوشگوار جذبات چہرے کو بگاڑ دیتے ہیں۔

۸۔ جذبات نفسیاتی ماحول پر اثر انداز ہوتے ہیں بے شک بچہ گھر میں ہو، سکول میں ہو یا پھر دوستوں کے ساتھ کھیل کے میدان میں ہو اس کے جذبات وہاں کے نفسیاتی ماحول پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جب بچہ بہت زیادہ ضد اور غصے کا اظہار کرتا ہے تو اس کے والدین، بہن بھائی، اور دوست سب پریشان ہو جاتے ہیں اور ان کے دل میں اس کیلئے خفگی پیدا ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے بچہ یہ محسوس کرتا ہے کہ اسے کوئی محبت نہیں کرتا اور کسی اس کی ضرورت نہیں ہے۔

کاشان اکیڈمی
0334-5504551
Download Free Assignments from
Solvedassignmentsaiou.com

میٹرک سے لیکر ایم اے ایم ایس سی ایم فل تک تمام کلاسز کی داخلوں سے لیکر ڈگری کے حصول تک کی تمام معلومات مفت میں حاصل کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کا وزٹ کریں

میٹرک ایف اے آئی کام ایف اے بی کام بی ایڈ بی ایس ایم اے ایم ایڈ ایم ایس سی پی ایچ ڈی اسائنمنٹس ویب سائٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی اور ایل ایم ایس کی انفرادی امتحانی مشقوں کے لیے اکیڈمی کے نمبر پر رابطہ کریں

دنیا کی تمام یونیورسٹیز کے لیے انٹرن شپ رپورٹس، پروپوزل، پراجیکٹ اور تھیسز وغیرہ بھی آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔